السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی صرف نام کا مسلمان ہے اوراپنے مذہب سے اسے کوئی دلچسپی نہیں ہے ، نماز وغیرہ بھی نہیں پڑھتا ، ایک حادثہ میں زخمی ہونے کی وجہ سے اس کی انتڑیاں باہر آگئی ہیں ،ایسے شخص کوزکوۃ دی جاسکتی ہے یاصرف متقی، سلفی اور موحد کوہی دینی چاہیے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زکوٰۃ کے متعلق شرعی ہدایت یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے جوصاحب ثروت ہیں ان سے وصول کرکے مسلمانوں ہی کے ضرورت منداورمحتاج حضرات پراسے تقسیم کردیا جائے ، جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذبن جبل رضی اللہ عنہ کویمن روانہ کرتے وقت فرمایاتھاکہ ''اہل یمن دعوت اسلام قبول کرلیں توان کے مالداروں سے زکوٰۃوصول کرکے ان کے فقراء پر تقسیم کردی جائے ۔'' [صحیح بخاری ،الزکوٰۃ: ۱۳۹۵]

شریعت اسلامیہ نے کسی کااسلام دیکھنے کے لئے ہمیں اس بات کا پابند کیاہے کہ اسلام کی ظاہری اورموٹی موٹی واضح علامات کودیکھ لیاجائے کہ وہ اسلامی طریقہ کے مطابق نماز پڑھتاہو، نمازاداکرتے وقت مسلمانوں کے قبلہ کی طرف ہی رخ کرتاہواوراہل اسلام کے ذبیحہ سے نفرت نہ کرتاہو بلکہ بلاحجاب اسے کھالیتاہو۔ [صحیح بخاری ،الصلوٰۃ : ۳۹۲]

بخاری کی ایک دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان چیزوں کی بجاآوری پر مسلمانوں کے جملہ حقوق میں شریک ہے اورجملہ فرائض وواجبات کاپابند ہے ۔ [صحیح بخاری ،الصلوٰۃ : ۳۹۳]

شریعت نے اس بات کا پابند نہیں کیاکہ لوگوں کے ایمان اوراسلام دیکھنے کے لئے دقت نظری اورباریک بینی کامظاہرہ کریں ۔ زکوٰۃدینے کےلئے بھی اسلام کی موٹی موٹی علامتوں کودیکھناہوگا، بدقسمتی سے ہمارے ہاں دوسروں کا اسلام دیکھنے کےلئے جومعیاررائج ہواہے اس کے پیش نظر توشایداعلیٰ نسل کے معیاری مسلمان دستیاب نہ ہوسکیں ،کیازکوٰۃدینے والوں کے اسلام کوبھی اسی ترازومیں تولاجاتاہے ۔ جوزکوٰۃوصول کرنے والوں کےلئے ہم نے قائم کررکھاہے ۔ سوال میں جس قسم کے حاجت مند کاذکر ہے وہ قطعاًمسلمانوں کی زکوٰۃ کا حق دار نہیں ہے لیکن متقی ، سلفی اورموحد جیسی شرائط بھی محل نظرہے ،زکوٰۃدینے کےلئے اسلام کی پیش کردہ موٹی موٹی علامتوں کودیکھ لیناکافی ہے ۔ واضح رہے کہ اگرکسی نے منافقانہ طورپرمذکورہ اسلامی شعائر کواختیار کرلیاہے اوراسلام کے خلاف سنگین قسم کے عقائدونظریات کاحامل ہواورگھناؤنے کافرانہ اورمشرکانہ اعمال کامرتکب ہو،ایسے لوگوں کااسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ مذکورہ شخص اگرچہ زکوٰۃ کاحق دار نہیں ہے ،تاہم ہمیں چاہیے کہ زکوٰۃ کے علاوہ اپنی ذاتی گرہ سے اس کاعلاج معالجہ کریں ، اس کی طرف دست تعاون بڑھائیں ،ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کافروں کے ساتھ بھی حسن سلوک اوررواداری کاحکم دیتاہے ۔ [۶۰/الممتحنہ:۸]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاارشادگرامی ہے کہ ''ہرزندہ جگررکھنے والے کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں اجروثواب ہے ۔'' [صحیح بخاری ،المساقاۃ: ۲۳۶۳]

قرآنی آیت اورحدیث نبوی کے پیش نظر مذکورہ شخص زکوٰۃ کے علاوہ ہمارے تعاون کاحقدارہے ۔ اسے نظرانداز نہیں کرناچاہیے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2صفحہ:435